جب پی چکا خوب جام پر جام ثابت ہوا اس کو مے کا انجام
امڈا دریائے شرم اک بار آئے نظر اس کو اپنے کردار
لعنت کرتا ہے اپنے اوپر کہتا تھا یہ دل میں اپنے رو کر
کمبخت شراب تو نے مارا سر پر ترے خون ہے ہمارا
برباد کیا مرا بھرا گھر فاقوں سے ہوئے نہ طفل جانبر
ذلت۔ رسوائی اور خواری نکبت۔ افلاس۔ دلفگاری
سب مجھکو ملی تری بدولت حیوان سے بدتر اب ہے حالت
بے گور و کفن وہاں ہے مردا پیتا ہوں یہاں شراب بیٹھا
کس منہ سے میں جاؤں ہائے گھر میں ہوں خوار میں اپنی ہی نظر میں
صورت اس کو میں کیا دکھاؤں؟ بہتر ہے کہ میں بھی مر ہی جاؤں"
یہ کہکے اٹھا وہ جی سے بیزار گرتا تھا قدم قدم پہ ہر بار
گرتا پڑتا چلا بمشکل۔ آخر ہوئی طے بقا کی منزل
دریا کے قریب جب وہ آیا کپڑوں کو اتار کر نہایا
پھر کرکے وضو نماز پڑھ کر مانگی یہ دعا خدا کے آگے
یارب یہ شراب بند کردے محصول ہزار چند کردے
پھٹکا نہ شراب کا دیا جائے نذرانہ نہ اب سے کچھ لیا جائے
بستی سے دکانیں بھی اٹھا دیں میخانوں پہ پاسباں بٹھا دیں
کم عمر کو دی نہ جائے سیندھی برباد نہ عمر ہو کسی کی
توبہ کرتا ہوں مے سے میں اب تو بخش گناہ میرے یارب"
یہ کرکے دعا اٹھا وہ ناشاد تھی آہ لبوں پہ اور فریاد
کودا دریا میں پھر وہ ناکام میخوار کا خودکشی ہے انجام
کودا ایسا کہ پھر نہ ابھرا پینے کا یہی تو ہے نتیجا!
اللہ بچاوے اس بلا سے کر تو یہ دعا محب خدا سے

ترکِ اسلام شیرِ پنجاب کی ایک سچی پیشگوئی

معزز ناظرین! جب عبدالغفور نے اپنی جہالت سے خلعت اسلام کو اتار کر جامہ آریہ زیب تن کرکے لیکچر ترک اسلام میں اسلام و قرآن کی نسبت اپنے گندہ و ناپاک خیالات شائع کئے تھے۔ اسوقت اس مجموعہ خرافات ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب شیر اسلام کے قلم سے ترک اسلام شائع ہوا تھا۔ اس کے دیباچہ میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے علماء زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں ایک پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:۔

"اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ ہماری علماء کرام اس خواب شیریں سے بیدار ہوکر شیر کی طرح لپکینگے پھر تو کیا ہے فتح و نصرت ساتھ" (ترک اسلام ص)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی وہ علماء جو ابھی چندروز پیشتر خواب شیریں میں پڑے سو رہے تھے ایکدم بیدار ہوگئے وہ حضرات اہل اسلام جو مناظرہ و مباحثہ کو حقارت سے دیکھتے تھے آج سر تسلیم خم کرکے بتلا رہے ہیں کہ بیشک ضرورت ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج علمائے اسلام ہر طرف سے مخالفین پر حملہ کر رہے ہیں۔ ڈیگ ریاست بھرتپور کے واقعات ناظرین پر پوشیدہ نہونگے کس طرح علماء اسلام کے ڈیپوٹیشن نے اچانک پہونچکر عین وقت پر حملہ کرکے نومسلم راجپوتوں کو آریوں کے پنجہ سے نکال لیا۔ کیا اب بھی کوئی علماء کی بیداری اور مولانا کی پیشگوئی کی صداقت میں شک کریگا؟ ملک کے ہر صوبہ سے آواز آرہی ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا وقت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انجمن واعظین مقرر کرو کوئی کہتا ہے کہ انجمن اعلائے کلمۃ الحق قائم کرو۔ غرضکہ بیداری کے آثار عام طور پر نمایاں اور آشکارا ہیں دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام کا قیام اور اسکی طرف سے واعظین کا تقرر۔ انجمن تبلیغ الاسلام علی گڑھ کیطرف سے علماء کا تقرر۔ مدرسہ دیوبند میں انجمن الارشاد کا قیام۔ کانپور میں مدرسہ الٰہیات کا اجراء بھی علماء کی بیداری اور پیشگوئی کی صداقت پر دلیل ہے۔ مولانا عبدالحق کی توجہ سے مسافرا گرہ کی ہیڈکوارٹر آگرہ پر حملہ کرکے علماء کرام نے کیسی کچھ فتح و نصرت حاصل کرکی پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا۔ مولانا آپکی پیشگوئی پوری ہوئی مبارک ہو۔ (ابوالفاروق احمداللہ ازہروی)